امام حسین علیہ السلام پر گریہ

احادیث از اہلسنت و شیعہ

علی کاظم

۱۲۵۶۳۱۰

مجتمع زبان و فرہنگ شناسی

مقدمہ:

امام حسین علیہ السّلام کی مظلومیت پر گریہ کرنے کے بارے میں جواحادیث نقل ہوئی ہے اس میں کسی قسم کا شک نہیں اس لیئے کہ اس امام مظلوم نے جو مصائب برداشت کیئے ہیں اصحاب کو آنکھوں کے سامنے تڑپتے دیکھنا، بچوں کی پیاس یہ وہ مصائب ہیں جن کے مقابلے میں یہ ثواب کچھ بھی نہیں ہے ؟

امام حسین علیہ السّلام دین خدا بچانے کی خاطر اپنے جوان بیٹے کا لاشہ اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر لائے اور پھر بھی شکر خدا کرتے رہے۔ تو وہ مصائب جو امام حسین علیہ السّلام نے دین خدا کی پاسداری کی خاطر برداشت کیئے ان کے مقابلے میں اگر کسی کو ان پر آنسو بہانے کے بدلے میں جنّت مل جائے تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ ہم ان بعض احادیث کو نقل کر رہے ہیں جن میں امام حسین علیہ السّلام کی مظلومیت پر گریہ کرنے کا ثواب اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔

امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرنا رسول اللہ ص اور صحابہ کی سنت ہے

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَوْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ وَكِيعٌ، شَكَّ هُوَ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِإِحْدَاهُمَا: سُورَةٌ لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ الْبَيْتَ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّ ابْنَكَ هَذَا حُسَيْنٌ مَقْتُولٌ، وَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي " يُقْتَلُ بِهَا سُورَةٌ قَالَ: سُورَةٌ فَأَخْرَجَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ

ہم سے بیان کیا وکیع نے، اسکو روایت کی عبد اللہ بن سعید نے جس نے اپنے والد سے روایت کی اور انہوں نے حضرت عائشہ یا حضرت ام سلمہ (رض) سے روایت کی کہ نبی ص نے ان میں سے ایک سے فرمایا: ابھی ایک فرشتہ میرے پاس گھر میں آیا تھا اور وہ آج سے پہلے کبھی نہیں آیا تھا، اس نے مجھ سے کہا: بیشک آپکا یہ بیٹا حسین (رض) قتل کر دیا جائے گا، اور اگر آپ چاہیں تو میں آپکو زمین کی وہ مٹی دکھا سکتا ہوں جدھر اسکو قتل کیا جائے گا۔ پھر اس نے ایک لال مٹی نکالی۔ (1) شیخ شعیب الأرناووط کہتے ہیں: حدیث حسن ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَارَ مَعَ عَلِيٍّ، وَكَانَ صَاحِبَ مِطْهَرَتِهِ، فَلَمَّا حَاذَى نِينَوَى وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى صِفِّينَ، فَنَادَى عَلِيٌّ: اصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، اصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، بِشَطِّ الْفُرَاتِ قُلْتُ: وَمَاذَا قَالَ ؟، دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَغْضَبَكَ أَحَدٌ، مَا شَأْنُ عَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ ؟ قَالَ: سُورَةٌ بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِي

جِبْرِيلُ قَبْلُ، فَحَدَّثَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ ﷺ قَالَ: فَقَالَ: ﷺ هَلْ لَكَ إِلَى أَنْ أُشِمَّكَ

مِنْ تُرْبَتِهِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ. فَمَدَّ يَدَهُ، فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَأَعْطَانِيهَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ

فَاضَتَا

عبد اللہ بن نجی نے اپنے والد نجی سے روایت کی جو علی رضی اللہ عنہ کا وضوء کا برتن اٹھایا کرتے تھے۔ تو جب وہ نینوا پہنچے اور وہ صفین کی طرف بڑھ رہے تھے تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: صبر کرو ابا عبد اللہ (یہ امام حسین کی کنیت تھی) ! نہر فرات کے کنارے پر صبر کرو! (راوی کہتا ہے) میں نے کہا: اے امیر المؤمنین ! کیا ہوا؟ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ص کے پاس ایک دن آیا تو انکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی، آپکو کسی نے پریشان کیا ہے کیا، آپکی آنکھوں سے آنسو کیوں بہہ رہے ہیں؟ رسول اللہ ص نے کہا: نہیں، بلکہ میرے پاس سے ابھی جبرائیل اٹھ کر گیا ہے اور اس نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت حسین (رض) کو قتل کردے گی نہر فرات کے کنارے پر۔ پھر آپ ص نے فرمایا: کیا تم وہ مٹی دیکھنا چاہتے ہو جدھر حسین قتل ہوگا؟ میں نے کہا: جی، مجھے دکھایئے۔ آپ نے مجھے مُٹھی بھر مٹی دی اور میں روتا رہا۔ (2) شیخ زبیر علی زئی نے کہا کہ اسکی سند صحیح ہے۔ شیخ احمد شاکر نے بھی اسکی سند کو صحیح کہا ہے، اسکے علاوہ ابو بکر الھیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا کہ اس حدیث کو احمد، ابو یعلی، البزار اور البطرانی نے نقل کیا ہے اور حدیث کے تمام رواہ ثقہ ہیں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ،

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: «سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوحُ عَلَى الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

عمار بن ابی عمار نے ام سلمہ (رض) سے روایت کی کہ میں نے جنات کو حسین رضی اللہ عنہ پر نوحہ گیری کرتے ہوئے سنا۔ (3)
شیخ زبیر علی زہی: سند صحیح ہے، ابو بکر الھیثمی: سند صحیح ہے۔ وصی اللہ عباس: حدیث حسن ہے۔

حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ مَلَكَ الْمَطَرِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنَ لَهُ، فَقَالَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: ﷺ امْلِكِي عَلَيْنَا الْبَابَ، لَا يَدْخُلْ عَلَيْنَا أَحَدٌ ﷺ، قَالَ: وَجَاءَ الْحُسَيْنُ لِيَدْخُلَ فَمَنَعَتْهُ، فَوَثَبَ فَدَخَلَ فَجَعَلَ يَقْعُدُ عَلَى ظَهَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَى مَنْكِبِهِ، وَعَلَى عَاتِقِهِ، قَالَ: فَقَالَ الْمَلَكُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُحِبُّهُ؟ قَالَ: ﷺ نَعَمْ ﷺ، قَالَ: أَمَا إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ، وَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ الْمَكَانَ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فَجَاءَ بِطِينَةٍ حَمْرَاءَ، فَأَخَذَتْهَا أُمُّ سَلَمَةَ فَصَرَّتْهَا فِي خِمَارِهَا قَالَ: قَالَ ثَابِتٌ: ﷺ بَلَغَنَا أَنَّهَا كَرْبَلَاءُ

انس بن مالک سے روایت ہے کہ بارش کے فرشتے نے اللہ سے اجازت چاہی رسول اللہ ص کے پاس جانے کی تو اللہ نے اجازت دیدی۔ تو رسول اللہ ص نے ام سلمہ (رض) کو کہا کہ دروازہ بند کردو تاکہ کوئی اس میں داخل نہ ہو سکے۔ پھر حسین آئے داخل ہونے کیلئے تو ام سلمہ (رض) نے انکو آنے سے منع کر دیا۔ مگر حسین پھر بھی داخل ہوگئے اور رسول اللہ ص کی قمر پر بیٹھ گئے اور انکے کاندھوں پر۔ فرشتے نے کہا: کیا آپ سے بچے سے پیار کرتے ہیں؟ رسول اللہ ص نے فرمایا: ہاں۔ فرشتے نے کہا: آپکی امت جلد اسکو قتل کر دے گی۔ اور اگر آپ چاہیں تو میں آپکو وہ جگہ دکھا سکتا ہوں جہاں اسکو قتل کیا جائے گا۔ پھر اس فرشتے نے ہاتھ کو مارا اور ایک لال مٹی کے ساتھ آ گیا۔ پھر ام سلمہ نے وہ مٹی لیلی اور اپنے پردے کے ساتھ باندھ لی۔ ثابت کہتا ہے: ہم تک پہنچا ہے کہ وہ جگہ کربلاء ہے۔ (4) البانی نے کہا ہے کہ تمام راوی ثقہ ہیں سوائے عمارہ کے جو صدوق (سچا) ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سُورَةٌ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْمَنَامِ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ مَعَهُ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ يَلْتَقِطُهُ أَوْ يَتَتَبَّعُ فِيهَا شَيْئًا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا هَذَا؟ قَالَ: دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَتَتَبَّعُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ سُورَةٌ قَالَ عَمَّارٌ: سُورَةٌ فَحَفِظْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ فَوَجَدْنَاهُ قُتِلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ"

ابن عباس (رض) نے کہا: ایک مرتبہ مجھے نصف دن کو خواب آیا جس میں میں نے نبی ص کو دیکھا۔ اور وہ گرد آلود اور الجھی ہوئی حالت میں تھے اور انکے پاس ایک بوتل تھی جس میں خون تھا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ص! یہ کیا ہے؟ آپ نے کہا: یہ حسین (رض) اور اسکے اصحاب کا خون ہے اور میں اسکو صبح سے جمع کر رہا ہوں۔ عمار کہتا ہے کہ ہم نے اس دن کی تاریخ یاد کر لی جب یہ خواب نظر آیا۔ اور بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ اس ہی دن (دس محرم 61 ہجری) حسین (رض) کو قتل کیا گیا تھا۔ (5) شیخ زبیر علی زئی نے کہا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ شیخ احمد شاکر نے اسکی سند کو صحیح کہا ہے۔ شیخ شعیب الأرناووط نے کہا: اسکی سند قوی ہے مسلم کی شرط کے مطابق۔

اور اہل سنت معتبر احادیث میں مذکور ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم

سُورَةٌ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي سُورَةٌ.

نبی کریم ص نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے واقعی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔ (6)

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْرَائِيلَ قَالَ: رَأَيْتُ فِي كِتَابِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللهُ بِخَطِّ يَدِهِ: نا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قثنا الرَّبِيعُ بْنُ مُنْذِرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يَقُولُ: مَنْ دَمَعَتَا عَيْنَاهُ فِينَا دَمْعَةً، أَوْ قَطَرَتْ عَيْنَاهُ فِينَا قَطْرَةً، أَثْوَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ.

ہم سے بیان کی احمد بن اسرائیل نے اور کہا: میں نے احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ کی کتاب میں انکے ہاتھوں سے لکھا دیکھا کہ ہم سے روایت کی اسود بن عامر ابو عبد الرحمان نے، ان سے بیان کیا الربیع بن منذر نے جنہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حسین بن علی (رض) کہا کرتے تھے: جسکی بھی آنکھوں سے آیک آنسو ہمارے لیئے بہے یا ایک قطرہ آنسو بھی ہمارے لیئے اسکی آنکھوں سے بہا، اللہ ﷻ اسکو جنت میں جگہ دے گا۔ (7) اس روایت کی سند اہل سنت رجال کے مطابق صحیح ہے۔اس کے علاوہ اور بھی کئی احادیث کتب اہل سنت میں درج ہیں اس مطلب پر۔ مثلا:

أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمًا فِي بَيْتِي فَجَاءَ حُسَيْنٌ يَدْرُجُ، قَالَتْ: فَقَعَدْتُ عَلَى الْبَابِ فَأَمْسَكْتُهُ مَخَافَةَ أَنْ يَدْخُلَ فَيُوقِظَهُ، قَالَتْ: ثُمَّ غَفَلْتُ فِي شَيْءٍ فَدَبَّ فَدَخَلَ فَقَعَدَ عَلَى بَطْنِهِ، قَالَتْ: ﷺ فَسَمِعْتُ نَحِيبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ بِهِ ۔ فَقَالَ: ؏ إِنَّمَا جَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ عَلَى بَطْنِي قَاعِدٌ، فَقَالَ لِي أَتُحِبُّهُ ۔ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ أَلَا أُرِيكَ التُّرْبَةَ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا ۔ قَالَ: فَقُلْتُ: بَلَى قَالَ: فَضَرَبَ بِجَنَاحِهِ فَأَتَانِي بِهَذِهِ التُّرْبَةِ ؏ قَالَتْ: فَإِذَا فِي يَدِهِ تُرْبَةٌ حَمْرَاءُ، وَهُوَ يَبْكِي وَيَقُولُ: «يَا لَيْتَ شِعْرِي مَنْ يَقْتُلُكَ بَعْدِي ۔» رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ

حضرت ام سلمہ (رض) نے فرمایا: نبیؐ میرے گھر میں سورہے تھے کہ حسینؑ تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔آپؐ نے فرمایا: میں دروازے پر بیٹھ گئی اور انہیں ڈر سے پکڑ لیا کہ کہیں اندر داخل ہو کر انہیں جگا نہ دیں۔آپؐ نے فرمایا: پھر میرا دھیان ہٹا تو وہ اندر داخل ہوگئے اور آپؐ کے پیٹ پر بیٹھ گئے۔آپؐ نے فرمایا: *مجھے رسولؐ اللہ کے بلند آواز میں رونے کی آواز سنائی دی (فَسَمِعْتُ نَحِیبَ رَسُولِ اللّٰہِ)* تو میں بھی وہاں آگئی اور میں نے عرض کی: اے رسولؐ اللہ! اللہ کی قسم مجھے اسکا علم نہیں ہوا (کہ حسینؑ اندر داخل ہو کر آپؐ کے پیٹ پر بیٹھ گئے ہیں۔آپؐ نے فرمایا: جب یہ میرے پیٹ پر تھے تو جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھ سے کہا: کیا آپؐ انؑ سے محبت کرتے ہیں؟ میںؐ نے کہا: جی! کہا: آپؐ کی امت انہیں قتل کر دے گی تو کیا میں آپؐ کو وہ تربت (مٹی) نہ دکھاؤں جس پر انکو قتل کیا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا کہ کہا: جی! فرمایا: اس نے اپنے پر ہلائے اور مجھے یہ تربت (مٹی) لا دی۔ (حضرت ام سلمہؓ نے) کہا: اور آپؐ کے ہاتھ میں سرخ تربت (مٹی) تھی اور آپؐ نے روتے ہوئے فرمایا: کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کون تجھے میرے بعد قتل کریگا؟ (البوصیری الشافعی کہتے ہیں) عبد بن حمید نے اسے صحیح سند سے روایت کیا ہے (اپنی کتاب المنتخب میں)۔ (8) اس حدیث کا افادہ ہمیں برادر عزیز احمد بابری مہدوی حفظہ اللہ سے ہوا ہے جنہوں نے اس کو تلاش کیا اور اس پر تحقیق کی ہے۔اور ان تمام روایات کو دیکھتے ہوئے البانی نے بھی اس امر کو قبول کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنے نواسے امام حسین علیہ السلام پر گریہ کیا تھا (9) پس یہ ان کی سنت مؤکدہ ہے۔

ہم ان احادیث کی روشنی میں یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ رسول اللہ ص اور صحابہ نے امام حسین علیہ السلام پر گریہ کیا اور یہ انکی سنت ہے، کوئی بدعت یا گناہ نہیں۔

رسول اللہ ص نے امام حسین علیہ السلام کی شھادت سے قبل بھی ان پر گریہ کیا اور شھادت کے بعد بھی گریہ کیا جیسا کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ والی روایت میں مذکور ہے۔ہمیں رسول اللہ ص کی سنت پر عمل کرنا چاہئیے اور یقینا اسکا اجر و ثواب اللہ ﷻ دے گا۔تمام روایات اہل سنت کی معتبر کتب سے نقل کی گئی ہیں۔

عزاداری کے استحباب وفضیلت پر روایات

قَالَ ع كَانَ أَبِي ع إِذَا دَخَلَ شَهْرُ الْمُحَرَّمِ- لَا يُرَى ضَاحِكاً وَكَانَتِ الْكَآبَةُ تَغْلِبُ عَلَيْهِ حَتَّى تَمْضِيَ عَشَرَةُ أَيَّامٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْعَاشِرِ- كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ مُصِيبَتِهِ وَحُزْنِهِ وَبُكَائِهِ وَيَقُولُ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ الْحُسَيْنُ ع.

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جب محرم کا مہینہ آتا تو میرے والد کو ہنستا ہوا کوئی نہ دیکھتا، اور ان پر غم غالب آ جاتا تھا حتیٰ کہ دس دن گذر جاتے۔ تو جب دسواں دن آتا، وہ دن ان کے لیئے مصیبت و غم و رونے کا دن ہوتا، اور وہ کہتے: وہ دن تھا جس میں حسین علیہ السلام شہید ہوئے۔ (إسنادہ معتبر)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرَانَ النَّقَّاشُ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْمُكَتِّبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالرَّيِّ قَالا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا ع قَالَ مَنْ تَرَكَ السَّعْيَ فِي حَوَائِجِهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ قَضَى اللهُ لَهُ حَوَائِجَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمَ مُصِيبَتِهِ وَحُزْنِهِ وَبُكَائِهِ جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ فَرَحِهِ وَسُرُورِهِ

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جس نے حاجتوں کی سعی و کوشش عاشوراء کے دن ترک کی، اللہ اس کی دنیا و آخرت کی حاجتیں پوری کرے گا، اور جس کے لیئے عاشوراء کا دن مصیبت و حزن و بکاء کا دن ہو، اللہ قیامت کے دن کو اس کے لیئے خوشحالی و سرور کا دن بنائے گا۔ (مؤثق)

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ السَّلام) قَالَ قَالَ لِي أَبِي يَا جَعْفَرُ أَوْقِفْ لِي مِنْ مَالِي كَذَا وَ كَذَا لِنَوَادِبَ تَنْدُبُنِي عَشْرَ سِنِينَ بِمِنًى أَيَّامَ مِنًى.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد (امام باقر علیہ السلام) نے مجھ سے فرمایا: اے جعفر، میرے لیئے میرے مال سے فلاں رقم نوحہ خوانوں کے لیئے وقف کردو تاکہ ایام منی میں (دوران حج) وہ دس سال نوحہ خوانی کریں۔ (صحیح)

حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ، قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ (ع) وَنَحْنُ جَمَاعَةٌ مِنَ الْكُوفِيِّينَ، فَدَخَلَ جَعْفَرُ بْنُ عَفَّانَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ (ع) فَقَرَّبَهُ وَأَدْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ يَا جَعْفَرُ! قَالَ لَبَّيْكَ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ الشِّعْرَ فِي الْحُسَيْنِ (ع) وَتُجِيدُ! فَقَالَ لَهُ نَعَمْ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ، فَقَالَ قُلْ فَأَنْشَدَهُ (ع) وَمَنْ حَوْلَهُ حَتَّى صَارَتْ لَهُ الدُّمُوعُ عَلَى وَجْهِهِ وَلِحْيَتِهِ، ثُمَّ قَالَ يَا جَعْفَرُ وَاللهِ لَقَدْ شَهِدَتْ مَلَائِكَةُ اللهِ الْمُقَرَّبُونَ هَاهُنَا يَسْمَعُونَ قَوْلَكَ فِي الْحُسَيْنِ (ع) وَلَقَدْ بَكَوْا كَمَا بَكَيْنَا أَوْ أَكْثَرَ، وَلَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ تَعَالَى لَكَ يَا جَعْفَرُ فِي سَاعَتِهِ الْجَنَّةَ بِأَسْرِهَا وَغَفَرَ اللهُ لَكَ، فَقَالَ يَا جَعْفَرُ أَلَا أَزِيدُكَ! قَالَ نَعَمْ يَا سَيِّدِي، قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ قَالَ فِي الْحُسَيْنِ (ع) شِعْراً فَبَكَى وَأَبْكَى بِهِ إِلَّا أَوْجَبَ اللهُ لَهُ الْجَنَّةَ وَغَفَرَ لَهُ.

زید شحام کہتے ہیں: ہم امام صادق علیہ السلام کے پاس تھے، اور ہم کوفیوں کی ایک جماعت تھے، تو جعفر بن عفان امام صادق علیہ السلام کے پاس داخل ہوا، وہ اسکے قریب ہوئے اور اسکو نزدیک لائے، پھر فرمایا: اے جعفر! اس نے کہا: لبیک، اللہ مجھے آپ پر فداء کرے۔ فرمایا: مجھ تک پہنچا ہے کہ تم امام حسین علیہ السلام کے بارے میں شعر کہتے ہو اور اچھا پڑھتے ہو؟ جعفر نے امام علیہ السلام سے کہا: جی ہاں، اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ تو امام علیہ السلام نے فرمایا: پڑھو۔ تو جعفر نے امام علیہ السلام کے لیئے اور جو انکے گرد تھے ان کے لیئے شعر پڑھا، حتی امام علیہ السلام کے آنسو انکے چہرے اور داڑھی تک پہنچ گئے۔ پھر کہا: اے جعفر، بخدا مقرب فرشتوں نے تمہیں دیکھا، اور اس جگہ تمہارا کلام سنا امام حسین علیہ السلام کے بارے میں۔ اور وہ بھی روئے جیسے ہم روئے، یا اس سے زیادہ۔ اور اللہ تعالی نے تمہارے لیئے جنت واجب کر دی ہے، اور تمہیں بخش دیا ہے۔ پھر امام علیہ السلام نے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرَانَ النَّقَّاشُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الرِّضَا (ع) مَنْ تَذَكَّرَ مُصَابَنَا فَبَكَى وَ أَبْكَى لَمْ تَبْكِ عَيْنُهُ يَوْمَ تَبْكِي الْعُيُونُ وَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِساً يُحْيَا فِيهِ أَمْرُنَا لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جو ہماری مصیبت کو ذکر کر کے روئے اور رُلائے، اسکی آنکھ اس دن نہیں روئے گی جس دن آنکھیں روئیں گی، اور جو ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں ہمارے امر کو زندہ کیا جائے، اسکا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن دل مر جائیں گے۔ (مؤثق)

غم کا صحیح طریقہ:

وَقَالَ الصَّادِقُ ع لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ ص قَالَ النَّبِيُّ ص حَزِنَّا عَلَيْكَ يَا إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّا لَصَابِرُونَ يَحْزَنُ الْقَلْبُ وَتَدْمَعُ الْعَيْنُ وَلَا نَقُولُ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب ابراہیم علیہ السلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے، کی وفات ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم تمہارے پر غمگیں ہیں اے ابراہیم ع، اور بیشک ہم صابر ہیں، دل غمگیں ہے اور آنکھ روتی ہے، مگر ہم کچھ ایسا نہیں کہیں گے جس سے رب ناراض ہو۔

اہل بیت علیہم السلام کے غم میں غمگیں اور خوشی میں خوش ہونا:

يَا ابْنَ شَبِيبٍ إِنْ سَرَّكَ أَنْ تَكُونَ مَعَنَا فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجِنَانِ فَاحْزَنْ لِحُزْنِنَا وَافْرَحْ لِفَرَحِنَا وَعَلَيْكَ بِوَلَايَتِنَا فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا أَحَبَّ حَجَراً لَحَشَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اے ابن شبیب، اگر تمہیں یہ بات خوش کرے کہ تم ہمارے ساتھ جنتوں کے اعلی درجات میں رہو، تو ہمارے غم میں غمگیں ہو، اور ہماری خوشی میں خوش ہو، اور تم پر ہماری ولایت لازم ہے، کیونکہ ایک شخص اگر ایک پتھر سے محبت کرے، اللہ عزوجل اسکے بروز قیامت اس (پتھر) کے ساتھ محشور کرے گا۔ (صحیح)

فرمایا: اے جعفر، کیا میں مزید نہ بتاوں تمہیں؟ کہا: جی میرے مولا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: کوئی نہیں ہے جو امام حسین علیہ السلام کے بارے میں ایک شعر کہے، اس کے ذریعہ روئے اور رُلائے، مگر یہ کہ اللہ اس کے لیئے جنت واجب کر دیتا ہے اور اسکو بخش دیتا ہے۔ (ضعیف علی المشهور ولکنہ معتبر)

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ بِهَمَدَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ (ع) مَنْ قَالَ فِينَا بَيْتَ شِعْرٍ بَنَى اللهُ تَعَالَى لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو ہمارے بارے میں شعر کا ایک حصہ کہے، اللہ تعالی اس کے لیئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ (صحیح)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ع) قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (ع) يَقُولُ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ لِقَتْلِ الْحُسَيْنِ (ع) حَتَّى تَسِيلَ عَلَى خَدِّهِ بَوَّأَهُ اللهُ تَعَالَى بِهَا فِي الْجَنَّةِ غُرَفاً يَسْكُنُهَا أَحْقَاباً وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ حَتَّى تَسِيلَ عَلَى خَدَّيْهِ فِيمَا مَسَّنَا مِنَ الْأَذَى مِنْ عَدُوِّنَا فِي الدُّنْيَا بَوَّأَهُ اللهُ مَنْزِلَ صِدْقٍ وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَسَّهُ أَذًى فِينَا فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ حَتَّى تَسِيلَ عَلَى خَدِّهِ مِنْ مَضَاضَةٍ أَوْ أَذًى فِينَا صَرَفَ اللهُ عَنْ وَجْهِهِ الْأَذَى وَآمَنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَخَطِ النَّارِ

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: علی بن حسین (امام سجاد) علیہ السلام کہا کرتے تھے: جس بھی مومن کی آنکھیں حسین علیہ السلام کی شہادت پر روئیں، حتی کہ آنسو اسکے رخسار پر آ جائیں، اللہ تعالی اسکے ذریعہ اس کو جنت میں ٹھکانا دے گا کمروں میں جہاں وہ مدتوں رہے گا، اور جس بھی مومن کی آنکھیں اشکبار ہوں حتی کہ آنسو اسکے دونوں رخسار پر آ جائیں اس پر (رونے سے) جو ہمیں اذیت پہنچی ہمارے دشمنوں سے دنیا میں، تو اللہ اسکو سچے گھر میں جگہ دے گا، اور جس بھی مومن کو ہمارے (محبت کے) سبب اذیت پہنچے، تو اسکی آنکھوں میں آنسو آئیں حتی کہ وہ اسکے رخسار تک پہنچیں تکلیف سے، یا اذیت سے ہمارے سبب، اللہ اسکے چہرے سے اذیت دور کرے گا اور بروز قیامت اسکو جہنم کے عذاب سے امان دے گا۔ (صحیح)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ (ع) قَالَ تَجْلِسُونَ وَتَتَحَدَّثُونَ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ نَعَمْ قَالَ إِنَّ تِلْكَ الْمَجَالِسَ أُحِبُّهَا فأحبوا [فَأَحْيُوا أَمْرَنَا إِنَّهُ مَنْ ذَكَرَنَا وَذُكِرْنَا عِنْدَهُ فَخَرَجَ مِنْ عَيْنِهِ مِثْلُ جَنَاحِ الذُّبَابَةِ غَفَرَ اللهُ ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم مجلس میں بیٹھ کر ایک دوسرے سے (ہمارے متعلق) بات کرتے ہو؟ میں (راوی) نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں، جی ہاں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ان مجالس کو میں پسند کرتا ہوں، تو ہمارے امر کو زندہ کرو۔ بلا شبہ جو ہمارا ذکر کرے اور جسکے پاس ہمارا ذکر ہو، اور اسکی آنکھ سے مچھر کے پر کے برابر آنسو نکل آئے، اللہ اسکے گناہوں کو بخش دیگا چاہے وہ (گناہ) سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہوں۔ (صحیح)

يَا ابْنَ شَبِيبٍ إِنْ كُنْتَ بَاكِياً لِشَيْءٍ فَابْكِ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ (ع) فَإِنَّهُ ذُبِحَ كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ وَ قُتِلَ مَعَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ شَبِيهُونَ

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اے ابن شبیب، اگر تم کسی چیز کے لیئے رونا چاہتے ہو تو حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام کے لیئے رو، کیونکہ وہ ایسے ذبح کیئے گئے جیسے گوسفند کو ذبح کیا جاتا ہے، اور انکے ساتھ انکے اہل بیت کے 18 افراد قتل ہوئے، جنکی زمین پر کوئی شبیہ نہیں تھی۔۔۔ (صحیح)

منابع:

(1)مسند أحمد، رقم الحديث: 26524

(2)مسند أحمد، رقم الحديث: 648

(3)فضائل الصحابة، الرقم: 1373، المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث: 2867

(4)مسند أحمد، رقم الحديث: 13539

(5)مسند أحمد، رقم الحديث: 2165

(6)صحيح البخاري، رقم الحديث: 6994، صحيح مسلم، رقم الحديث: 2266، سنن ابن ماجة، رقم الحديث: 3900، جامع الترمذي، رقم الحديث: 2276، سنن أبي داود، رقم الحديث: 5023، وغيرهم

(7)فضائل الصحابة، رقم الحديث: 1154

)منتخب مسند عبد بن حمید: رقم الحدیث: 1533، إتحاف الخیرة المهرة بزوائد المسانید العشرة: رقم الحدیث: 6755،

النهایة فی غریب الحدیث و الأثر: ج5، ص 27

(9) سلسلة الأحادیث الصحیحة، ج3، ص 159—167، الرقم: 1171: ...قلت و بالجملة فالحدیث صحیح بمجموع هذه الطرق،

وإن كانت مفرداتها لا تخلو من ضعف، ولكنه ضعف یسیر، لا سیما و بعضها قد حسنه الهیثمی،

(الأمالی للصدوق، الرقم: 199

(علل الشرائع، ج1، ص 228

(الكافی، ج5، ص 117

(رجال الكشی،